①

۲۵ اگست سنہ 2014ء

دار الافتاء
فتوی نمبر ۶۳/۱۶۵۴
جامعہ دارالعلوم کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب مفتیان کرام کیا فرماتے ہیں کہ علماء کرام
اس مسئلہ کے متعلق کہ میرے شوہر نے مجھے ایک
دفعہ یوں کہا۔ طلاق، اب میرا شوہر اس سے انکار
کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں پوچھنا ہے کہ کیا اس سے
طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔ یہ کئی سال پہلے کی بات ہے۔
اب ~~کچھ عرصہ بعد~~ دوبارہ۔ میرے شوہر نے کہا کہ اگر کل تو
اسلامک اسکول گئی تو تمہیں طلاق ہے۔ دوبارہ
پھر کہا کہ اگر کل تو اسلامک اسکول گئی تو تمہیں طلاق
ہے۔ ان (شوہر) کا کہنا ہے کہ ان (شوہر) کی
نیت دوسری مرتبہ صرف تاکید کرنا تھی ان کی نیت صرف
ایک طلاق کی تھی اور میں اسکول چلی گئی مجھے یاد نہیں رہا۔
اب اس ساری صورتحال میں میرے لیے کیا

②

کیا حکم ہے. کیا ٹوکن شین ملوث ہوسکتی
یا اسکے معاملہ کا کیا حکم ہے۔ براہ کرم
مجھے تفصیلی جواب مرحمت فرمائیں
والسلام،

K. Rahman
713-498-4196

Dilraj Hashim

دار الافتاء

(جواب ملحق ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر یہ بیان درست ہے اور آپ نے اپنے کانوں سے شوہر کے منہ سے ایک بار ''طلاق'' کا لفظ اپنے لئے سُنا تھا تو اس سے آپ پر ایک طلاقِ رجعی واقع ہوگئی تھی خواہ شوہر انکار کرے۔ اس کے بعد اگر عدّت کے اندر دونوں ساتھ رہے ہیں تو شرعاً رجوع ہوکر نکاح بحال ہوگیا، اب آپ کے شوہر نے دوبار یہ الفاظ کہنے ہیں کہ ''اگر کل تو اسلامک اسکول گئی تو تمہیں طلاق ہے'' یہ الفاظ تعلیقِ طلاق ہیں، اس کے بعد شرط کی خلاف ورزی سے آپ پر قضاءً مزید دو طلاقیں واقع ہوگئی ہیں اور سابقہ ایک طلاق ملکر مجموعی طور تین طلاقیں واقع ہوگئی ہیں، تاہم اگر دوسری بار یہ الفاظ دُہرانے سے واقعۃً شوہر کا مقصد تاکید تھا، الگ سے دوسری طلاق کی نیّت نہیں تھی جیسا کہ سوال میں لکھا ہے تو دیانۃً اس سے تیسری طلاق واقع نہیں ہوگی، جس میں عدّت کے اندر رجوع ہوسکتا ہے اور عدّت کے بعد باہمی رضامندی سے دوبارہ نکاح نئے مہر کے ساتھ ہوسکتا ہے اور آئندہ کیلئے آپکے شوہر کو صرف ایک طلاق کا اختیار رہے گا، اس لئے آئندہ طلاق کے معاملہ میں بہت احتیاط ضروری ہوگی۔

فی الدر المختار (۳/۳۷۶): فروع: فی أیمان الفتح ما لفظه وقد عرف فی الطلاق أنه لو قال: إن دخلت الدار فأنت طالق إن دخلت الدار فأنت طالق إن دخلت الدار فأنت طالق وقع الثلاث وأقره المصنف ثمة۔

وفی الشامیة تحتهٗ: (قوله وقع الثلاث) یعنی بدخول واحد کما تدل علیه عبارة أیمان الفتح حیث قال: ولو قال لامرأته والله لا أقربك ثم قال والله لا أقربك فقربها مرة لزمه کفارتان والظاهر أنه إن نوی التأکید یدین ۔...... واللہ سبحانہٗ اعلم

شوہر پر لازم ہے کہ جو صورت پیش آئی ہو اپنی قبر اور آخرت سامنے رکھکر بتائے، اگر دوسری صورت ہو یعنی دوسری طلاق کی نیت نہ تھی صرف تاکیداً دوسری طلاق کے الفاظ کہے تھے اور وہ سائلہ کو قسم کھا کر کہدے تو سائلہ کو اسکی بات پر عمل کرنے کی گنجائش ہے۔

محمد طاہر غفرلہٗ

محمد طاہر غفرلہٗ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۶/ذوالقعدہ ۱۴۳۵ھ

۲۲/ستمبر ۲۰۱۴ء

الجواب صحیح

[signature]

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۷/ذوالقعدہ ۱۴۳۵ھ

دار الافتاء فتوی نمبر ۶۳/۱۶۵۲ مورخہ ۲۸/۱۱/۱۴۳۵ھ

مفتی